127185-کیا بیوی کے ہاتھ سے مشت زنی پر بیوی پر بھی غسل واجب ہوگا؟

سوال

ان دنوں میں اپنی بیوی کے ساتھ بیوی کے ایک رشتہ دار کے گھر میں رہ رہا ہوں، بعض اوقات میں بیوی سے ہم بستری کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ بعد میں غسل کرنے سے شرماتی ہے اور میں بھی اس موقف کی قدر کرتا ہوں.
لیکن میں بعض اوقات میں صبر و تحمل سے کام نہیں لے سکتا، اس لیے میں بیوی سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے ہاتھ سے میری مشت زنی کرے، مجھے علم ہے کہ انزال کے بعد مجھ پر اس حالت میں غسل واجب ہوگا، لیکن کیا وہ بھی غسل کریگی یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

اگر تو واقعہ ایسا ہی ہے جو بیان کیا گیا ہے تو پھر بیوی پر اس وقت تک غسل نہیں جب تک اسے بھی انزال نہ ہو.

بخاری اور مسلم میں ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

"ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقینا اللہ سبحانہ و تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، تو کیا اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر بھی غسل کرنا واجب ہوگا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ پانی دیکھے تو (غسل کرے)"

صحیح بخاری حدیث نمبر (130) صحیح مسلم حدیث نمبر (313).

چنانچہ یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل واجب ہونے میں پانی دیکھنے کی قید لگائی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اچھل کر نکلنے والی منی مرد و عورت پر غسل واجب کر دیتی ہے، چاہے بیداری کی حالت میں نکلی ہو یا نیند کی حالت میں، عام فقہاء کرام کا قول یہی ہے، امام ترمذی کا قول یہی ہے، اور اس میں ہمیں تو کسی اختلاف کا علم نہیں" انتہی

دیکھیں: المغنی (1/127).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب وہ پانی دیکھے" اور "جب پانی پھینکو تو غسل کرو" کہہ کر رؤیت اور پانی پھینکنے پر غسل کو معلق کیا ہے، اس لیے اس کے علاوہ غسل کا حکم ثابت نہیں ہوگا" انتہی

دیکھیں : المغنی (129/1).

مزید آپ فتح الباری (389/1) اور فتح الباری ابن رجب (51/2) کا بھی مطالعہ کریں.

یہاں ہم خاوند کو ایک تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ حالت شرعی طور پر قابل قبول نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے یا اپنے کسی رشتہ دار کے ساتھ اس طرح رہے کہ وہ بیوی سے مناسب طریقہ پر معاشرت و مباشرت نہ کرسکتا ہو، اور نہ تو وہ اپنے اور نہ ہی اپنی بیوی کے راز کو محفوظ رکھ سکتا ہو.

اس لیے ضروری اور واجب ہے کہ کوئی علیحدہ گھر دیکھا جائے جس میں وہ اپنے ازدواجی تعلقات صحیح طرح ادا کرسکیں، اور اس کے لیے جتنی بھی جلدی کی جائے بہتر ہے دیر نہ کریں.

ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خاوند پر اس کی بیوی کا نان و نفقہ اور اس کا لباس و رہائش کا انتظام کرنا لازم ہے، اور اسی طرح اس طرح کی عورت کی مصلحت میں جو کچھ کیا جاتا ہے وہ بھی اچھے طریقہ سے پورا کیا جائے" انتہی

دیکھیں : الفروع (329/10).

واللہ اعلم.